

قرارداد آزادکشمیر سے منظر اور متن

مسلم کانفرنس کا خصوصی کوٹشن:-

کشمیر چھوڑ دو کی حریک کے ساتھی میر واعظ شمیر کی صدارت میں آل جوں و کشمیر مسلم کانفرنس کی عاملہ کا ایک پہنچائی اجلاس بر قام سر پینگر 5 جون سے تک 9 جون 1946 تک منعقد ہوا۔ جس میں آندہ، پندرہ اور ویں کا انتخاب، پندرہ ویں سالانہ اجلاس کا انعقاد اور آئندہ لائچیں پھور ہوا۔ پندرہ ویں سالانہ اجلاس کے لئے 26, 27, 28 جولائی کی تاریخیں مقرر ہوئیں اور اجلاس شہر مظفر آباد میں ہوا قرار پیا۔ آئندہ صدارت کے لئے قائد ملت چوبہری غلام عباس کا نام تجویز ہوا۔ موس کی ثوابی کی وجہ سے یہ اجلاس مظفر آباد میں نہ ہو سکا۔ البتہ اس کی وجہ 27 جولائی 1946 کو سر پینگر میں ایک خصوصی کوٹشن ہوا جس کی صفات قائد ملت نے کی تھی۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کرنے کیلئے قراردادوں کا مسودہ بنانے کے لئے جاتا ہے، آر، ساغر کی سرکردگی میں ایک کمیٹی تکمیل دی۔ جس نے دوسری قراردادوں کے علاوہ آزاد کشمیر کی تاریخی قرارداد کا مسودہ بھی بنایا۔ کمیٹی میں جات ساغر کے علاوہ مولوی محمد امین صاحب، ہولا محمد عبد اللہ میر واعظ شوپیاں، سردار عبدالرحیم و رانی ایڈو کیسٹ، جاتب محمد اسمائیل ساغر کشمیری، سید نذیر حسین شاہ ایڈو کیسٹ اور قریشی محمد یوسف شامل تھے۔

قرارداد آزاد کشمیر:-

1946 میں حریت کشمیر ایک ایسے سکپ میں پا کچھی جاں سے قائد ملت نے آزاد کشمیر کا انقلابی نصر ہبند کر کے کشمیری مسلمانوں کو ایک فیملہ کن شہراہ پر ڈال دیا۔ چنانچہ 27 جولائی 1946 کو ”میر واعظ منزل“ سر پینگر میں قائد ملت چوبہری غلام عباس کی زیر صدارت ایک خصوصی کوٹشن منعقد ہوا جس میں ریاست کے کوئے کوئے تین سو سے زائد مددوین نے شرکت کی۔ چوبہری صاحب نے اس خصوصی کوٹشن میں ایک طویل انقلابی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے مسلم کانفرنس کے بیخ منشور کے طور پر ”قرارداد آزاد کشمیر“ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ”اس کا مطلب ریاست جوں و کشمیر میں اکثر یہ کی حکومت ہے۔ جس کا اپنا آئین ہو۔ جو کام کے مائدوں نے خود اسلامی اصولوں پر مرتب کیا ہو۔ یہ مسلمانوں کے دل کی آواز ہے۔ اسلامیان جوں و کشمیر اب اسی نظر کے کاپنا کیس گے اس کے لئے زندہ رہیں گے اور اسی کے لئے مریں گے۔ مسلم کانفرنس یہ ثابت کرے گی کہ یہ جماعت مسلمانوں کی اصل ترجمان اور نمائندہ ہے۔“

اس تاریخی کوٹشن میں یہ قرارداد جاتا ہے۔ آر ساغر نے پیش کرتے ہوئے فرمایا ”مسلم کانفرنس نے اب کی زندگی کا دو ختم کر لیا ہے۔ اب مد نی زندگی کا آغاز ہو گا ہم نے گزشتہ چھ سالوں میں مسلمانوں کی تنظیم اور غداروں کے قلع قلع میں صرف کے۔ آج ہمارے فضل سے ہم مظلوم ہیں۔ اس مدت میں ہم نے ہر آئینی طریقے سے حکومت کو مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنے پر آمادہ کرنا چاہا۔ ہم نے جلے کے جلوس نکالے قراردادیں مظکور کیں۔ عرض اشیاءں بھیجنے خرچ کیا۔ ایں میں جتنی بھائیں تھیں۔ ہم نے اسے پوری طرح آزمایا تھا لاؤں کے بھوٹ باتوں سے نہ مانے۔ اب ہمیں دوسری طریقہ آزمانا چاہیے۔“

محرومیاز سے تو وہ آیا نہ رہ پر

وہم کو آج ان کے حریفانہ کہیجئے

اس قرارداد کی تائید میں جاتب چوبہری حیدر اللہ خان لیڈر مسلم کانفرنس اسمبلی پارٹی، خوبچہ محمد اسمائیل ساغر، سردار یا محمد خان، مباریث لا، سردار

۲ قتاب احمد خان، سردار محمد بہرام خان، سید حسن شاہ گردیزی، میر او عظیش پیاس مولانا محمد عبد اللہ، خواجہ عبدالسلام چاپری، شیخ عبدالرحمن، خواجہ غلام احمد جیول، خواجہ عبدالسلام دلال، خواجہ غلام دین وابی، خواجہ غلام امگی الدین تربی، خواجہ غلام رسول بخاری، خواجہ غلام حمزہ ای، میر ضیاء الدین اندرابی، امام اسیل۔ اے قاتھی عبدالغنی دین ایم اسیل سے، خواجہ محمد ظیلیں کلاؤ، ایم اسیل۔ اے خواجہ غلام امگی الدین سپوری اور جناب آغا شوکت علی نے پر جوش تشریفیں کیں اور یہ قرار داد منطق طور پر مذکور ہوئی۔ اس اجلاس میں جناب چودہ ری غلام عباس خان کوئی ائمہ کے لئے جماعت کا صدر اور جناب آغا شوکت علی کی بزرگی منصب کیا گیا۔ جبکہ اس سے پہلے جناب خواجہ محمد یوسف مرافع نے قائم مقام جناب سکریٹری کی حیثیت سے اس نامگی کنوش میں سالانہ روپورٹ پڑھی۔ قرار داد آزاد کشمیر کا مکمل متن مندرجہ ذیل ہے۔

متقدہ اور ادا دا شکھیز:

”ہرگاہ کہ ہندوستان کے نئے آئین کا ڈھانچہ مرتب کرنے کا ڈول ڈالا جائیا ہے اور بر طاقوی ہند کے صوبہ جاہت اور ہندوستانی ریاستوں کا یک مدد و داخیاروای یونین میں مشکل کرنے کے لئے جس آئین سازاں سکلیں کو تکمیل دیا جائیا ہے اس میں وہ کروز ریاستی باشندوں کو شہر ہے کہ انہیں مطلق العنان ریاستی شہر اگان کے رحم و کرم پر چھوڑا گیا ہے۔ مجلس عاملہ کی رائے میں آئین سازاں سکلیں ریاستی عوام کو یہی ای طرح اپنے نمائندے خود منتخب کرنے کا حق دیا جائے جیسا کہ بر طاقوی ہند کے عوام کو حاصل ہے۔ بالخصوص جہاں تک بیاست جہوں و کشمیر کا علاقہ ہے مسلم کافر لیں مطالیہ کرتی ہے کہ ہندوستان کی آئین سازاں سکلیں میں بیاست کشمیر کی طرف سے ہونما نہ ہے پھیج جائیں وہ لا زی طور پر کشمیر اسکلیں کے منصب ممبران کی طرف سے انتخاب کر دے ہوئے چاہئیں اور ان کا تفاسیب و طریق انتخاب اسی طرح ہوں گا جیسے جیسا کہ بر طاقوی ہند کے لئے لا زی اور دیا گیا ہے۔ مجلس عاملہ یہ بھی مطالیہ کرتی ہے کہ مستقبل قریب میں جب ریاستوں کا ہندوستانی گروپوں میں شامل ہوں مقصود ہو تو کسی بھی گروپ (پاکستان، ہندوستان) میں شمولیت کا حق صرف ریاستی عوام کو ہوں گا جیسے۔ نیز ہرگاہ کہ آمریت و جمورویت کا دو شاہزادگان نہیں اور جو رہ آئین سازاں سکلیں جو ہندوستان کے مختلف اجزاء کے لئے آئین مرتب کرے گی اس کا انحصار آزاد کشمیر ای اور جموروی اصولوں پر ہو گا اس لئے ضروری ہے کہ ریاست جہوں و کشمیر جو آبادی اور وسعت کے لحاظ سے صوبہ سرحد سے بڑی اور سندھ کے برابر ہے کہ آئین بھی ان ہی اصولوں پر مرتب ہوں گا جیسے ضروری ہے کہ ریاست جہوں و کشمیر مطلق العمان اور غیر ذمہ دار امام نظام حکومت کو فور ختم کر دیا جائے اور عوام کو اپنی پسند کا آئین حکومت بنانے کا پورا پورا اختیار دیا جائے۔ جو اپنے مخصوص حالات کے مطابق آزاد کشمیر کے لئے جس طرز کا آئین حکومت چاہیں مرتب کریں اس کام کو سراخ جام دینے کی خاطر جہوں و کشمیر کے لئے ایک آئین سازاں سکلیں کا قیام از بس ضروری ہے۔ مجلس عاملہ مبارکہ کشمیر سے مطالیہ کرتی ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے موجودہ وقت فرسودہ اسکلیں کو قریب کر دیں اور مطلوبہ اسکلیں کا قیام عمل میں لایا جائے جو وسیع حق رائے ہندگی کے ساتھ تمازن رائے ہندگان پر مشتمل ہو اور جس میں ہر قوم اور فرقہ کو تباہی کے لحاظ سے جدا گانہ حق نیابت کے ذریعہ حق نمادگی حاصل ہو۔ اور اسی اسکلی کو ریاست جہوں و کشمیر کیلئے اپنی مریضی کا آئین حکومت بنانے کا اختیار رسمتاً چائے۔ مجلس عاملہ کو قوی ہے کہ مبارکہ کشمیر کے بدلے ہوئے حالات، سارے ہندوستان کے مقادیر اور ایام ریاست کشمیر کی بہتری کے پیش نظر عوام کو اپنی تشریف کا خود فیصلہ کرنے کے جائز حق کو تسلیم کر لیں گے۔ مجلس عاملہ واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ اگر مندرجہ بالامطالیات کے بر عکس حکومت کشمیر نے کوئی اور راہ اختیار کی تو مسلم کافر لیں اس کو قبول نہیں کرے گی بلکہ ریاست کے مسلم عوام مسلم کافر لیں کی تیادوت میں پوری طاقت کے ساتھ آزاد کشمیر کے لئے جدوجہد کریں گے۔“

(بیش احمد ترشیحی۔ قائد کشمیر صفحہ ۴۷)